سوال

(54) عورت کے جنازہ میں تابوت بنانا کہیں ثابت ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عورت کے جنازہ میں تابوت بنانا کہیں ثابت ہے یا نہیں ۔ بعض مولویوں نے ایک عورت کے جنازہ پر تابوت کو تڑوا دیا، اور نا جائز بتایا اور دوقت دفن کرنے کے قبر میں چادر سے پردہ کرنا ثابت ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

((عن ابن عمران النبی ﷺ قال من ستر مسلماً ستره اللہ یوم القیامة متفق علیه قوله (من ستر مسلماً ستره اللہ یوم القیامة) فیه الترغیب فی ستر عورات المسلم وظاهره عدم الفرق بین الحی والمیت فیدخل فی عمومه ستر ما یره الغاسل ونحوه من المیت وکراهة انشائه والتحدث به (نیل الاوطار کتاب الجنائز) وما کونها امرأة فیحتمل ان یکون معتبرا فان القیام علیها عند وسطها السترها وذلک مطلوب فی حقها بخلاف لارجل ویحتمل ان لایکون معتبرا وان ذلک کان قبل اتخاذ النعش للنساء فاما بعد اتخاذه فقد حصل السترالمطلوب (فتح الباری) عن نافع ابی طالب قال کنت فی سکة المرید فمرت جنازة معها ناس کثیر قالوا جنازة عبد اللہ بن فتبعتها فاذا انا برجل علیه کساء رقیق علی بریذینیة علی راسه خرقة تقیة من الشمس فقلت من هذا الدهقان قالوا هذا انس بن مالک فلما وضعت الجنازة قام انس فصلی علیها وانا خلفه لایحول بینی وبینه شئی فقام عند راسه فکبر اربع تکبیرات لم یطل ولم یسرع ثم ذهب یقعد فقالوا یا ابا حمزة المرأة الانصاریة فقربوها وعلیها نعش اخضر فقام عند عجیزتها فصلی علیها نحو صلوته علی الرجل ث جلس فقال العلاء بن زیاد یا ابا حمزة هکذا کان رسول اللہ ﷺ یصلی علی الجنازة کصلوتک یکبر علیها اربعا ویقوم عند راس الرجل وعجیزة المرأة قال نعم)) (سنن ابی داوٗد)

''نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، قیامت کے دن اس کی اللہ پردہ پوشی کرے گا۔'' اس میں ترغیب ہے کہ مسلمان کے نقائص کی پردہ پوشی کرنا چاہیے خواہ زندہ ہو یا مردہ۔ اس عموم میں یہ بھی داخل ہے جو غسل دینے والا میت کی شرم گاہ وغیرہ کو دیکھتا ہے۔ مکروہ ہے اس کا حال بیان کرنا عورت کے جنازہ میں امام کا وسط میں کھڑا ہونا بھی اس لیے ہے کہ عورت کی پردہ پوشی ہو بخلاف مرد کے اور عورتوں کے لیے تابوت بن جانے سے پردہ کا انتظام ہو گیا اب درمیان میں کھڑا ہونا ضروری معلوم نہیں ہوتا۔''

((واما الرجل فعند راسه لئلا یکون ناظرا الی فرجه بخلاف المرأة فانها فی القبة کما هو الغالب دوقوفه عند وسطها یسترها عن اعین الناس وفی حدیث ابی داوٗد والترمذی وابن ماجة عن انس انه صلی علی رجل فقام عنه راسه وعلی امراة وعلیها نعش اخضر فقام عند عجیزتها فقال له العلاء بن زیاد یا ابا حمزة اهکذا کان رسول اللہ ﷺ یصلی علی الجنازة قال نعم)) (قسطلانی)

''مرد کے جنازہ میں سر کے مقابل امام کھڑا ہوتا کہ اس کی شرمگاہ پر اس کی نظر نہ پڑے بہ خلاف عرت کے کہ اس کی کمر کے مقابل کھڑا ہو کیونکہ وہ عموماً تابوت میں ہوتی ہے اور اس

کے وسط میں کھڑا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کی آنکھوں سے امام آڑ بن جائے حضرت انس نے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی اس کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے اور ایک جنازہ آیا اس کا سبز رنگ کا تابوت تھا۔ آپ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے علا ئو بن زیاد نے پوچھا اے ابو حمزہ کیا رسول اللہ ﷺ جنازہ پر اسی طرح نماز پڑھایا کرتے تھے۔ کہنے لگے: ہاں۔''

اور نیل الاوطار میں نسبت حدیث ابو داوٗد کے لکھا ہے۔ ((الحدیث الثانی حسنه الترمذی وسکت عنه ابو داوٗد والمنذری والحافظ فی التلخیص ورجال اسناده ثقات)) اور مولوی وحید الزمان ترجمہ ابو داوٗد میں تحریر کرتے ہیں ترجمہ نافع سے جن کی کنیت ابو غالب ہے روایت ہے میں سکۃ المربد (ایک موضع ہے) میں تھا اتنے میں ایک جنازہ نکلا اس کے ساتھ بہت لوگ تھے لوگوں نے کہا عبد اللہ بن عمر کا جنازہ ہے یہ سن کر میں بھی اس کے پیچھے چلا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا باریک کمبل اوڑھے ہوئے ایک چھوٹی راس کے گھوڑے پر سوار ہے اور اپنے سر پر ایک کپڑے کا ٹکڑا دھوپ سے بچا ئو کے لیے ڈالے ہوئے ہے میں نے پوچھا یہ زیندار کون ہے لوگوں نے کہا انس بن مالک ہیں (جنھوں نے دس برس تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ۹۲ھ یا ۹۳ھ میں ان کا انتقال ہوا اور سو سے زیادہ ان کی عمر ہوئی۔ جب جنازہ رکھا گیا۔ تو انس کھڑے ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھائی میں ان کے پیچھے تھا، میرے اور ان کے بیچ میں کچھ آڑ نہ تھی انہونے چار تکبیریں کہین نہ بہت دیر میں نماز پڑھی نہ جلدی پھر جانے لگے۔ بیٹھنے کو لوگوں نے کہا اے ابا حمزہ (کنیت ہے حضرت انس کی) یہ عورت انصاریہ کا جنازہ ہے پھر اس کو نزدیک لائے، اور وہ ایک سبز تابوت میں تھی تو انس کھڑے ہوئے اوس کے کولے کے سامنے (یعنی سر کے سامنے کھڑے نہیں ہوئے جیسے مرد کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے) پھر نماز پڑھی اس پر اسی طرح جیسے مرد پر نماز پڑھی تھی، بعد اس کے بیٹھے تو علاء بن زیاد نے کہا اے ابا حمزہ کیا رسول اللہ ﷺ جنازہ پر اسی طرح نماز پڑھتے تھے، جیسے تم نے پڑھی اور چار تکبیریں کہتے تھے، اور مرد کے سر کے سامنے کھڑے ہوتے تھے اور عورت کے کوے کے سامنے انس نے کہا ہاں رسول الہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے اور اسی مقاموں میں کھڑے ہوتے تھے اور اسد الغابہ میں تحت احوال زینب بنت جحش کے لکھا ہے۔

((وصلی علیها عمر بن الخطاب ودخل قبرها اسامة بن زید ومحمد بن عبد اللّٰه بن جحش وعبد اللّٰه بن ابی احمد بن جحش قیل هی اول امرأة صنع لها النعش ودفنت بالبقیع انتهی))

''ان پر عمر بن الخطاب نے نماز پڑھائی اور ان کی قبر میں اسامۃ بن زید اور محمد بن عبد اللہ بن جحش اور عبد اللہ بن ابی احمد بن جحش اترے، کہا جاتا ہے کہ یہ پہلی عورت تھی جس کے لیے تابوت بنایا گیا، اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔''

اور تحت احوال فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لکھا ہے۔

((ولما حضرها الموت قالت لاسماء بنت عمیس یا اسماء انی قد استقبحت ما یصنع بالنساء یطرح علی المرأة الثوب فیصفها قالت اسماء یا ابنة رسول اللّٰه ﷺ الا اریک شیئا رأیته بارض الحبشة فدعت بجرائد رطبة فحنتها ثم طرحت علیها ثوبا فقالت فاطمة ما احسن هذا واجمله فاذا انا مت فاغسلینی انت وعلی ولا تدخلی علا احدا فلما توفیت جاءت عائشة فمنعتها اسماء فشکتها عائشة الی ابی بکر وقالت هذه الخثعمیة تحول بیننا وبین بنت رسول اللّٰه ﷺ فوقف ابو بکر علی الباب وقال یا اسماء ما حملک علی ان منعت ازواج النبی ﷺ ان یدخلن علی بنت رسول اللّٰه ﷺ وقد صنعت لها هو وجاً وقالت هی امرتنی ان لا یدخل احد وامرتنی ان اصنع لها ذلک قال فاصنعی ما امرتک وغسلها علی واسماء وهی اول من غطی نعشانی الاسلام ثم بعدها زینب بنت جحش وصلی علیها علی بن ابی طالب وقیل صلی علیها العباس واوصت ان تدفن لیلا ففعل ذلک بها ونزل فی قبرها علی والعباس والفضل بن عباس قیل توفیت لثلاث خلون من رمضان سنة احدی عشرة واللّٰه اعلم انتهی، قال الامام النووی فی المنهاج فی کتاب الجنائز ویندب للمرأة ما یسترها کتابوت قال فی تحفة المحتاج لابن حجر المکی یعنی قبة مغطاة لایصاء ام المؤمنین زینب رضی اللّٰه عنها به وکانت قد رأته باجشة لما هاجرت وروی البیهقی ان فاطمة بنت رسول اللّٰه ﷺ اوصت ان یتخذ لها ذلک انتهی وقد روی عبد الرزاق عن ابن جریج عن الشعبنی عن رجل ان سعد بن مالک قال امر رسول اللّٰه ﷺ فاتر علی القبر حتی دفن سعد بن معاذ فیه فکنت ممن امسک الثوب وروی یوسف القاضی باسنادله عن رجل عن علی انه اتاهم ونحن ندفن قیسا وقد بسط الثوب علی قبره فجذبه وقال انما یصنع هذا بالنساء تلخیص الجبیر))

''جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو اسماء بنت عمیس سے کہا جو کچھ عورتوں کے متعلق کیا جاتا ہے، میں تو اس کو برا سمجھتی ہوں کہ عورت پر ایک کپڑا سا ڈال دیتے ہیں، اور پھر لوگ اس کی باتیں کرتے رہتے ہیں (میت بھاری تھی، ہلکی تھی) فلاں عورت بڑی موٹی تھی وغیرہ وغیرہ) اسماء نے کہا اے رسول اللہ کی بیٹی میں تجھے ایک چیز دکھلاتی ہوں جو میں نے جشہ کے علاقہ میں دیکھی تھی اس کھجور کے تازہ شاخیں منگائیں ان کو جھکایا اور اس پر کپڑا ڈال دیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ چیز تو بہت اچھی ہے جب میں مر جائوں تو مجھے تو اور علی دونوں مل کر غسل دے دینا اور کسی دوسرے کو قریب نہ آنے دینا جب فاطمہ فوت ہو گئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں اسماء نے ان کو روک دیا حضرت عائشہ نے ابو

بکر کے پاس شکایت کی یہ خثعمی عورت ہے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے پاس نہیں جانے دیتی، تو ابو بکر نے دروازہ پر کھڑے ہو کر فرمایا اے اسماء تو نبی ﷺ کی بیویوں کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے سے کیوں روکتی ہے اور اسماء نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کےلیے تابوت بنایا تھا اسماء نے کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی وصیت کر گئی تھیں کہ کسی کو میرے پاس نہ آنے دینا اور مجھے تابوت بنانے کا حکم بھی دیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہا نے کاہ ایھا بنا ئو پھر حضرت علی اور اسماء نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا یہ سب سے پہلی عورت تھی، جس کی لاش اسلام میں ڈھانپی گئی پھر اس کے بعد زینب بنت جحش کی لاش ڈھانپی گئی پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ حضرت علی نے پڑھا۔ بعض کہتے ہیں حضرت عباس نے پڑھایا تھا اور فاطمہ وصیت کر گئی تھیں کہ ان کو رات کے وقت دفن کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ان کی قبر میں حضرت علی ۔ عباس اور فضل بن عباس اترے آپ کی وفات ۳ رمضان ۱۱ ھ کو ہوئی۔

امام نووی نے منہاج میں کہا۔ مستحب ہے کہ عورت کےلیے تابوت بنا دیا جائے ۔تاکہ اس کی پردہ پوشی ہو جائے ابن حجر مکی نے کہ ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے لیے تابوت بنانے کی وصیت کی تھی۔ کیونکہ وہ ہجرت حبشہ میں وہاں تابوت دیکھ آئی تھیں۔ بیہقی نے کہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لیے تابوت بنانے کی وصیت کی۔ حضرت سعد بن معاذ کو جب دفن کیا جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قبر پر پردہ کر لو چنانچہ ایک چادر پھیلا دی گئی۔ جب قیس کو دفن کیا جانے لگا تو ان کی قبر پر چادر پھیلائی گئی حضرت علی آئے اور چادر کو کھینچ لیا اور فرمایا عورتوں پر پھیلائی جاتی ہے۔''

ان سب عبارات سے صاف ظاہر ہوا کہ اجلہ اصحاب کرام جیسے حضرت انس و حضرت ابو بکر و حضرت عمر و حضرت علی و حضرت عباس و جم غفیر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے سامنے ایسا جنازہ کہ جس پر تابوت تھا سبھوں نے نماز جنازہ خوشی سے ادا کی۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیت ہوئی واسطے بنانے تابوت کے اور قبیح سمجھا بغیر تابوت کے ہونے کو چنانچہ بعد وفات آپ کے حسب وصیت کے عمل سامنے جمیع صحابہ کے کیا گیا، اور نیز حضرت زینب ام المومنین زوجہ رسول اللہ ﷺ کے جنازہ پر تابوت تھا۔ اور حضرت عمر جیسے صحابہ ماحی المنکرات نے نماز بخوشی پڑھائی تھی۔ اور قسطلانی اور فتح الباری کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ اسلام میں دستور تابوت کا تھا۔ اور تلخیص کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ عورت کے دفن کرنے کے وقت چادر کا پردہ کرنا چاہیے اور بہت کتب میں اس کا ثبوت موجود ہے اہل سنت کے لیے اس قدر کافی ہے پس باوجود ایسے ثبوت کے کون انکار کر سکتا ہے کیونکہ یہ مسئلہ سنت صحابہ کرام ہو ہوا موافق فرمودہ آنحضرت ﷺ کے ((علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها)) اور اہل سنت اسی سبب سے اہل سنت والجماعت کے لقب سے ملقب ہوئے پس باوجود اتنے ثبوت کے جو کوئی انکار کرے وہ جاہل ہے عالم نہیں یا اس میں مادہ رفض ہے کہ جنازہ مسلمین کی بے حرمتی چاہتا ہے حالانکہ آنحضرت ﷺ کا حکم ہے۔

((من ستر مسلما ستر اللہ یوم القیامة))

''جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے تو قیامت کے دن اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''

جیسا کہ اوپر گذرا فی زماننا ابو داؤد کا ترجمہ ہو گیا ہے اس کو بھی جس نے دیکھا ہے کبھی ایسی بات زبان پر نہیں لا سکتا سچ ہے حضرت نے فرمایا ہے کہ بنائیں گے لوگ اپنا پیشوا جاہلوں کو پس پوچھے جاویں گے تو فتویٰ دیں گے بغیر علم کے پس گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے۔ ((قال اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا متفق علیه کذا فی المشکوٰۃ))
الراقم ہیچمیرز تلطف حسین عفی عنہ۔ تاریخ ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۱۸ ہجری۔

(فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ۱ ص ۶۹۵) (سید محمد نذیر حسین)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد05ص96-102

محدث فتویٰ